359



آیات نمبر 14 تا 21 میں موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا تسلسل۔ حضرت موسیٰ کا غلطی
سے فرعون کی قبطی قوم کے ایک شخص کو قتل کرنا، فرعون کے دربار میں ان کے قتل کا
مشورہ اور ان کا شہر چھوڑ کر چلے جانے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور شباب کامل
ہوگیا تو ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو ہم ایسا
ہی صلہ دیا کرتے ہیں وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ٝ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ ایک دن
موسیٰ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ جب لوگ غفلت میں پڑے سو رہے تھے تو
انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا، ان میں سے ایک ان کی اپنی قوم بنی اسرائیل کا
تھا جب کہ دوسرے کا تعلق دشمن قوم سے تھا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ
عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ٝ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ان کی قوم کے شخص نے دشمن کے
مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کی، سو موسیٰ علیہ السلام نے اسے ایک
گھونسا مارا جس سے اس کا کام ہی تمام ہوگیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو ایک
شیطانی حرکت ہوگئی، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے قَالَ
رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾



موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب ! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کر
لیا پس مجھے بخش دے، سو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا اور
ہمیشہ رحم کرنے والا ہے قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! جیسا کہ تو
نے مجھ پر یہ فضل کیا ہے میں بھی آئندہ کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا فَاَصْبَحَ
فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
يَسْتَصْرِخُهٗ ط دوسرے دن صبح کے وقت موسیٰ علیہ السلام خوف و اندیشہ کی حالت
میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تو اچانک دیکھا کہ وہی شخص جس
نے کل مدد طلب کی تھی آج پھر مدد کے لئے انہیں پکار رہا ہے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى
اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو بڑا ہی گمراہ آدمی ہے
فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ
تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي
الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ پھر جب موسیٰ نے اس
شخص کو پکڑنا چاہا جو موسیٰ علیہ السلام اور اسرائیلی دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی شخص یہ
سمجھتے ہوئے کہ موسیٰ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں فوراً پکار اٹھا کہ اے موسیٰ ! کیا تم آج مجھے
اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا؟ کیا تم اس
سرزمین پر ظالم بن کر رہنا چاہتے ہو اور تم یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں

سے بنو یہ خبر فرعون کے دربار تک پہنچ گئی اور وہ لوگ موسیٰ کو قتل کرنے کے بارے میں مشورہ
کرنے لگے وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ ایک شخص
شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ! بلاشبہ اہل
دربار تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل کر ڈالیں، پس تم اس شہر
سے فوراً نکل جاؤ، بے شک میں تمہارا خیر خواہ ہوں فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا
يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ سو موسیٰ علیہ السلام خوف
و اندیشہ کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس شہر سے نکل گئے اور دعا کی کہ اے
میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں سے بچا لے رکوع [۲]

[#359]

Verses 14 to 21 continue the story of Prophet Moses. These verses describe how Moses accidentally killed a man from Pharaoh's Coptic people, the consultation in Pharaoh's court regarding his killing, and the events surrounding his departure from the city.

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ کَذٰلِکَ
نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾

And when Moses reached his maturity and was fully grown, We granted him [prophetic] wisdom and knowledge. And thus do We reward those, who excel in doing good.

وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا
رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

[One day], Moses entered the city [of pharaoh] at a time [of mid-day rest] when the people were heedless [and asleep]. He saw two men fighting, one of whom was from his own people, [the Children of Israel], while the other belonged to his enemies.

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

The man from his people, asked Moses for help against his enemy, so Moses struck him with his fist and [accidently] finished him. Moses then said [in regret], 'This is surely an act of satan. Indeed, the satan is a clear enemy [and leads the mankind astray].'

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ فَاغۡفِرۡ لِىۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶﴾

[Moses] said, 'O my Lord! Indeed, I have wronged myself, so forgive me'. So, Allah forgave him; indeed, He is the Most Forgiving and the Most Merciful.

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾

Then Moses said, 'O my Lord! As You have bestowed this favor upon me, I shall never be a supporter of the wrongdoers again.'

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ط

The next morning, Moses entered the city, looking around, in a state of fear and apprehension. Then suddenly he saw the same man, who had asked for help the day before, calling out to him [for help again.]

قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾

Moses said to him, 'You are indeed a very misguided person', [and proceeded to help him]

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ
يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ
تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ
مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

Then, when Moses intended to seize the man who was an enemy to both of them, he said, 'O Moses! Do you intend to kill me as you killed a man yesterday? Do you wish to be a tyrant in the land and not be among those who seek reform?'

This news reached Pharaoh's court, and they began to discuss plans to kill Moses.

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ
الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰

And a man came running from the farthest end of the city and said, 'O Moses! Indeed, the chiefs in the court are deliberating about killing you [in lieu of the man you killed yesterday], so depart [from the city immediately]. Surely, I am one of your well-wishers.

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱ رکوع[۲]

So, Moses left the city, fearful and watchful. He said, 'O my Lord! Save me from the wrongdoing people.'